Al-Qawārīr - Vol: 05, Issue: 04,
Jul – Sep 2024

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

ساس کی حرمت: شرائع سابقہ و تعلیماتِ اسلامی کا تقابلی مطالعہ

Sanctity of the Mother-in-law: A Comparative Study of the Previous Laws and Islamic Teachings

Hamzah Hassan
M.Phil Islamic Studies, Islamia department, Bahauddin Zakariya University, Multan, Paksitan.
Muhammad Abid
M.Phil Islamic Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Paksitan.
Ms. Nida Kanwal
M.Phil Scholar of History, Bahauddin Zakariya University, Multan, Paksitan.

Version of Record
Received: 15-Jul-24 **Accepted**: 09-Aug-24
Online/Print: 23- Sep -2024

ABSTRACT

In order to establish peace and stability in the society, Allah Ta'ala has set a limit of relations between them, be it kinship or marital relations. In order to maintain more beauty in the family system, the prohibition and respect of relationships has been established. Rules and regulations have been set to avoid hatred and cruelty in the same family. As if a person marries a woman, then the woman's mother i.e., mother-in-law becomes haram for that person forever in this article, the sanctity of mother-in-law has been researched because one of the causes and motives of family instability in the society includes issues of disrespect and disrespect between mother-in-law and son-in-law. In this article, an attempt has been made to explain the orders related to the sanctity of the mother-in-law from the previous Sharia and tried to find the Islamic teachings related to the sanctity of the mother-in-law. There are clear orders regarding the sanctity of mother-in-law in Shari'ah and Islamic teachings. The disrespect and disrespect of the mother-in-law gives birth to unkindness and diseases like hatred and enmity are born in the family system. In the previous Shari'ah, it has been ordered to kill the person who unveil his mother-in-law. Islamic law,s also strictly condemn the unveiling of mother-in-law.

Keywords: *Mother-in-law, previous laws, Islamic teachings, honor and respect, Sanctity.*

تعارف

عالم دنیا میں امن و استحکام کا قیام مشیت ایزدی کے عین مطابق ہے۔ معاشرے کی بنیاد اور اکائی ایک خاندان سے شروع ہوتی ہے اور خاندان کا وقار اور عظمتِ رفتہ زوجین اور ان کے قرابت داروں کی عزت و تکریم میں مضمر ہے۔ جب کوئی شخص اپنی بیوی کی ماں کے اکرام و تکریم کا خیال رکھتا ہے تو رضائے الٰہی کے حصول کے ساتھ ساتھ ایک خوبصورت معاشرتی نظام قائم ہوتا ہے۔ مخلوق خدا کے ساتھ حسن سلوک بالعموم اور اہل خانہ سے محبت و اخلاق بالخصوص رضائے الٰہی کے عین مطابق ہے۔ خاندانی رشتوں کے تقدس اور احترام کو برقرار رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے تحریمِ مصاہرت قائم فرمائی تاکہ خاندان کا باہم اتحاد و اتفاق، اعتماد اور صلہ رحمی قائم رہے۔ شومئ قسمت آج ہمارے معاشرے میں تعلیمات اسلامی سے دوری، سوشل میڈیا کا منفی استعمال اور خواہشات نفسانی اور معصیت شیطانی میں مبتلاء ہونے کی بناء پر ساس جیسے اہم رشتے بھی بے توقیری و بے تحریمی سے محفوظ نہیں رہے۔ کہیں ساس اور داماد کے مابین بے جا طنز و تشنیع، بغض و عناد اور عداوت کا عنصر غالب ہے تو کہیں مادہ پرستی کے غلبے نے رشتوں کے مابین خود غرضی، مفاد پرستی اور قطع رحمی کو اجاگر کر دیا ہے۔ تعلیماتِ اسلامی سے دوری اور ہوس پرستی میں مبتلا ہونے کی بنیاد پر بے تکریمی کے خدشات و معاملات میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اس تحقیق میں ساس کی حرمت سے متعلق شرائع سابقہ اور اسلامی تعلیمات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ اس مقدس رشتے کی اہمیت و افادیت ہمارے دلوں میں اجاگر رہے اور ایک خوبصورت معاشرتی نظام زندگی قائم ہو جو مشیت ایزی کے عین مطابق ہے۔

ضرورت واہمیت

دنیا میں اس وقت نفسانیت، شیطانیت، مادیت پرستی اور طاغوتی طاقتیں بہت زیادہ غالب آچکی ہیں۔ رشتوں کا تقدس و احترام خطرناک حد تک کمزور پڑتا جارہا ہے۔ جاہلیت و گمراہی اس قدر انتہا تک پہنچ چکی ہے کہ حرمت کے رشتوں کا تقدس بھی پامال کیا جارہا ہے۔ ساس کی بے حرمتی یا بے تکریمی کرنا قطعی رحمی کا موجب ہے جو کہ حرام ہے۔ مزید بر آں سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ساس کے ساتھ بے تکریمی و بے توقیری معاشرے میں اس قدر عام ہوتی جارہی ہے کہ اس فحش عمل کو کوئی گناہ ہی تصور نہیں کرتا۔ جب تک اس رشتے کے بارے مکمل آگاہی نہیں ہو گی اس وقت تک ہمارے معاشرے میں اس کی حرمت کو نہیں سمجھا جا سکتا۔ ایسے رشتوں کی بے توقیری و بے تکریمی قطع رحمی کا موجب ہے، خاندانی عدم استحکام پیدا ہوتا ہے جس میں مختلف خاندان آپس میں دست و گریباں نظر آتے ہیں۔ ساس اور داماد کے مابین اکرام و تکریم قائم کرنے سے معاشرتی استحکام پیدا ہوتا ہے۔ خاندان میں اتحاد اور اتفاق جنم لیتا ہے اور اس کے برعکس بے تکریمی و بے توقیری سے بغض و عناد اور عداوت پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا ان مسائل سے بچنے کے لیے ساس کی حرمت سے متعلق احکامات سے آگاہی بہت ضروری ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

قرآن و حدیث اور دیگر مذاہب الہامی میں صہری قرابت کے اکرام و تکریم کو صریحاً بیان کیا گیا ہے۔ حرمت مصاہرت ہو یا صہری قرابت کا اکرام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کے عملی نظائر موجود ہیں اور بعد میں آنے والے آئمہ وفقہاء نے تحریم و تکریم کے تمام امور کو صراحتاً بیان فرمادیا ہے۔

* اُمّ عبد منیب کی کتاب "بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق" جو کہ مکتبہ مشربہ علم وحکمت نے 1430ھ میں شائع کیا جس میں مرد وعورت پر سسرال کے حقوق پر بحث کی گئی ہے۔ اس کتابچہ کو پڑھ کر بنیادی ماخذات تک پہنچنے میں بہت آسانی ہوئی۔
* اسی طرح مجلات میں دو آرٹیکل نظروں سے گزرے جن کو پڑھ کر بنیادی ماخذات تک پہنچنے میں آسانی ہوئی۔
* پہلا آرٹیکل "سسرالی رشتوں کی حرمت سے متعلق فقہی آراء" جو کہ مجلہ "ابحاث" جلد نمبر 5، شمارہ نمبر 20 میں اکتوبر-دسمبر 2020ء میں شائع ہوا۔ یہ ڈاکٹر عبد الکریم اور احمد رضا کا آرٹیکل ہے۔
* اور اسی طرح "حرمت مصاہرت اور عصر حاضر میں اطلاق کی ضرورت واہمیت" یہ ڈاکٹر کریم خان اور احمد رضا کا ریسرچ پیپر ہے جو کہ 17 ستمبر 2020ء کو جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے مجلہ "ضیائے تحقیق" میں شائع ہوا۔

ازدواجی نظام اور خواتین کے حقوق و مسائل کے حوالے سے یونیورسٹیز میں مختلف تحقیقات ہو چکی ہیں، لیکن صہری قرابتداروں کے اکرام کے حوالے سے مذاہبِ ثلاثہ کی تعلیمات کیا ہیں؟ اس پر آج تک ایم فل لیول پر کوئی تحقیقی کام نہیں ہو سکا۔ زیر تحقیق آرٹیکل میں بیوی کی ماں کی حرمت سے متعلق تحقیق پیش کی ہے۔ سامی ادیان میں ساس کی حرمت کے بارے میں تعلیمات اور اس کے عملی مظاہر کیا ہیں پر تحقیق کی گئی ہے۔

سوالِ تحقیق

شرائع سابقہ میں بیوی کی ماں کی حرمت سے متعلق احکامات کیا ہیں؟

ساس کی حرمت سے متعلق عملی مسائل اور ان کا حل کیا ہے؟

ساس کے اکرام وتکریم کے حوالے سے اسلامی تعلیمات اور سیرتِ مبارکہ میں اس کے عملی نظائر کیا ہیں؟

مبحثِ اوّل

صہر لغوی واصطلاحی تناظر میں

اس تحقیقی مضمون میں سب سے پہلے صہر کو اس کے لغوی واصطلاحی تناظر میں بیان کیا گیا ہے۔

ا۔ لسان العرب سے صہر کا مفہوم

صہر کا لفظ قرابت داروں کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مرد اور عورت کے گھر والوں کیلئے مجموعی طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے اور یہ رشتہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب نکاح کا عمل بجالایا جاتا ہے ورنہ اس سے پہلے نہیں۔ اللہ تعالی نے نسب اور صہر میں سے سات-سات رشتوں کو حرام قرار دیا گیا۔ لسان العرب میں ابن منظور صاحب فرماتے ہیں:

الصَّهْرُحُرمة الخَتُونةِ، وَ خَتَن الرجل صِهْرُه، والمتزوِّجُ فِيهِمْ أصهارُالختنِ والأصهارُأهلُ بيتِ المرأة

(صھر نکاح کی وجہ سے حرمت کو کہاجاتا ہے اور آدمی کے نکاح کی وجہ سے بننے والے محرمات کو بھی اصھار کہاجاتا ہے اور جن میں اس کی شادی ہوئی ہے وہی اسکے اصھار ہیں اور اصھار اس عورت کے گھر والوں کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔)

أصهار ومن العرب من يجعلهم كلهم أصهاراً وصهرا۔ الصَّهْرَا من الأحماءِ والأختان جميعا۔

اور عرب میں سے بعض ایسے ہیں جو ان سب رشتوں کو صھر اور اصھار سے تعبیر کرتے ہیں۔ عورت اور مرد کے رشتوں کو بھی صھر کہاجاتا ہے۔

مزید ابن منظور صاحب فرماتے ہیں۔

صاهِرَت القومِ إِذاتزوجت فيهم، وأَصهرتُ بهم إِذا اتَّصلت بهم وتحرَّمت بجوارٍأونسب أوتزوج

وصِهرالقوم : خَتَنُهم

صَاهِرتُ القوم : اس وقت کہاجاتا ہے جب تو ان میں شادی کرے۔

وَاَصْهَرتُ بهم : یعنی جب تو ان کیساتھ مل جائے اور تو نسب یا شادی کیوجہ سے حرمت پیدا کرے۔

وصِهْرالقوم : یعنی قوم میں نکاح کرنے والا

ابن منظور مزید زجاج کا قول نقل کرتے ہیں : **وقال الزجاج : الأصهارُ من النسب لايجوزلهم التزوج والنسب الذى ليس بصهر من قوله تعالى(حرمت عليكم امهاتكم إله قوله بين الاختين)**[1] زجاج نے کہا : اصہار نسب کی وجہ سے وہ آدمی ہوتے ہیں جن کی شادی ان میں جائز نہ ہو اور ان کا نسب خود صھر نہیں ہوتا۔

ب۔ تہذیب اللغۃ سے صہر کا مفہوم

صہر کا لفظ نکاح کرنے کے معاملے میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح مرد کے خاندان کیلئے الأحماء اور عورت کے خاندان کیلئے الأختان کا لفظ استعمال کیاجاتا ہے جب کہ صہر کا لفظ مرد اور بیوی دونوں کے خاندان کیلئے استعمال ہوتا ہے اس حوالے سے تہذیب اللغۃ میں امام ابی منصور الازہری لکھتے ہیں : قال الليث : الصِهْر : حرمة الخُتونه ،قال و خَتَنُ الرَّجْلِ : صِهْرُه، والمتزوج فيهم : أصهارُالخَتَنِ والأيقال لاهل بيت،الصِهْر یعنی نکاح کی حرمت کیلئے بولا جاتا ہے۔ اور ایک اور قول کے مطابق آدمی کے اصہار کیلئے بھی بولا جاتا ہے جن میں اسکی شادی ہوئی ہے اور آدمی کے گھر والوں کیلئے نہیں بولا جاتا۔

اَلْجنتن اِلأَختان، وأهل بيت المراه أصهار **قال : ومن العرب من يجعلهم كلهم أصهارا وصهرا والفعل** اور اسی طرح عورت کے گھر والوں کو بھی اصہار کہاجاتا ہے۔ اور بعض عربوں میں ایسے ہیں جو ان سب کو صِہْر اور اَصہار سے تعبیر کرتے ہیں۔

وقال الدُّقیش : أصهرَبهم الختن، أی صارفیهم صِهرا ،دقیش نے کہا : اَصھر بھم : یہ نکاح کرنے والے کیلئے بولا جاتا ہے یقیناًوہ ان میں صہر ہو گیا۔

وروی ابوالعباس عن أبی نصرعن الأصمعی قال : الأحماءِ من قِبَل الزَّوج،والأختانُ من قبل المرأة، والصِّهر یجمعهما، قال : لا یقال غیرُہ، و نحوذلک قال ابن الأعرابی[2]

الاَحماء خاوند کی وجہ سے رشتہ داروں پر بولا جاتا ہے اور الاختان عورت کی وجہ سے خاوند کے رشتہ داروں کے لئے بولا جاتا ہے اور صھر کا ان دونوں پر اطلاق ہو تا ہے اس کے علاوہ کسی پر اطلاق نہیں ہو تا اور ابن الاَعرابی کا بھی یہی قول ہے۔

ج۔ مختار الصحاح سے صہر کا مفہوم

بعض لوگوں نے سسر اور بیوی کی بہنوں کو صہر کہا اور اسی طرح صہر ایک ایسا تعلق ہے جس میں مرد اور بیوی ایک دوسرے پر فریفتہ اور ایک دوسرے کی محبت میں پگھل جاتے ہیں۔ اس لئے اس تعلق کو صہر بولا جاتا ہے۔

محمد بن ابی بکر الرازی خلیل کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں : بعض عرب سسر اور بیوی کی دو بہنوں کو بھی سسرال میں شامل کرتے ہیں۔صَهَرَالشَّیءَ فَانصَهَرَ اس نے کوئی چیز بھٹی میں ڈال کر پگھلا دی تو وہ پگھل گئی۔اس کا باب قَطَعَ ھے۔اس کا اسم فاعل صَھِیْرٌ ھے۔ جس طرح یہ لفظ قول خداوندی میں ہے : یُصْهَرُبِهٖ مَا فِی بُطُونِهِم : ان کے پیٹوں میں جو کچھ ہے اسے بھٹی میں ڈال کر پگھلا دیا جائے گا۔[3]

اسمیں لغوی معانی کی مناسبت یہ ہے کہ جس طرح آگ سے گرمائش دے کر سخت سے سخت لوہے یا دھات کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالا اور کام لیا جاسکتا ہے اسی طرح انسانی قرابت، رشتوں اور خون کی حرارت سے دوریاں سمٹ جاتی ہیں جس کے بعد انسان ایک دوسرے کے قریب ہو کر انہیں اپنی مرضی سے ڈھال سکتا ہے اور یہی رشتے ناطے اس کائنات کا حقیقی رنگ و حسن ہیں۔

مبحثِ دوم

قرآن کریم میں بیوی کی ماں کی حرمت کا بیان: تفسیری و تعبیری مطالعہ

اب ہم نے قرآن کریم اور اس کی مختلف تفاسیر سے بیوی کی ماں کی حرمت سے متعلق مختلف احکامات کا جائزہ لینے کی کوشش کی ہے۔

د۔ نسب وصہر کی تخلیق

تخلیق انسانی کی ابتداء پانی سے کی گئی ہے۔ نسبی اور صہری رشتوں کی بابت اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا :

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ۝[4]

"اور وہی تو ہے جس نے پانی سے آدمی کو تخلیق فرمایا پھر اس کو صاحبِ نسب اور صاحبِ قرابت دامادی بنایا۔ اور تمہارا پرور دگار (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے۔"

اس آیت مبارکہ سے یہ معلوم ہوا کہ نسبی اور صہری رشتوں کی تخلیق مشیتِ ایزدی کے عین مطابق ہے۔

ہ۔ تفسیر ابن کثیر میں صہر کی تفسیر

اس آیت مبارکہ میں تخلیقِ انسان اور نسبی اور صہری رشتوں کی حقیقت بیان کرتے حافظ عمادالدین ابن کثیر " تفسیر ابن کثیر "میں فرماتے ہیں :

"اللہ تعالی وہ ہے جس نے انسان کو حقیر اور ضعیف نطفہ سے تخلیق فرمایا، اسے درست کیا، اعتدال پر رکھا، سنوارا اور مکمل خلقت والا بنایا، پھر کسی کو مرد اور کسی کو عورت بنایا، پھر اسے خاندان والا بنایا، اس کے رشتے بنادیے، پھر شادی کے بعد سسرالی رشتے قائم فرمادیے۔ یہ اللہ تعالی کی قدرت کا ہی کرشمہ ہے کہ اس نے حقیر سے پانی سے اتنا بڑا سلسلہ قائم فرمادیا۔"[5]

مودّت اور اخوت سے قائم ہونے والے قرابت داری کے رشتوں کے بارے میں مولانا محمد اشرف قریشی "ابن جبیر الشاطبی "کا قول اپنی تصنیف "کتاب النکاح" میں درج فرماتے ہیں :

فَأَدْنَتْنِیَ الْأَيَّامُ مِنْهُ مُوَدَّةً عَقَدْنَا عَلَى حُكْمِ الإِخَاءِ بِهَا صِهْرًا[6]

"محبت مجھ کو روز بروز اس کے قریب تر کرتی چلی گئی یہاں تک کہ اسی مودت اور اخوت کے بندھن کی بنا پر ہم نے آپس میں قرابت داری قائم کرلی۔"

اسلام چونکہ اخوت اور امن و آتشی کا دین ہے اس لیے جاہلیت، تعصب اور بدنیتی سے مبرّہ پاک قبائلی نظام سے منسلک کرتا ہے اور رشتوں کی پاکیزگی برقرار رکھنے کیلئے مکمل راہنمائی کرتا ہے۔

ہ۔ تفسیر بیضاوی میں صہر کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے جو رشتے قائم فرمائے ہیں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے امام بیضاوی تفسیرِ بیضاوی میں کچھ اس طرح سے وضاحت کرتے ہیں:

أی قسمه قسمين ذوی نسب أی ذكوراً ينسب اليهم، وذوات صهر أی أناثا يصاهر بهن كقوله تعالى (فجعل منه الزوجين الذكروالأنثى).[7]

یعنی اس نے اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا، نسب والے یعنی مرد جو ان کی طرف منسوب ہیں، اور وہ عورتیں جن سے اس کی شادی ہوئی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (چنانچہ اس نے نر اور مادہ بنادیا۔ اس میں سے شریک حیات)۔

ہ۔ ضیاء القرآن میں صہری رشتوں کا تذکرہ

صہر ایک وحدت ہے جس سے کئی وحدتیں تشکیل پاتی ہیں۔ ان رشتوں میں جس قدر اکرام و تکریم ہو گا اسی قدر رشتوں میں پیار و محبت کو فروغ ملے گا۔ اس حوالے سے پیر کرم شاہ الازہری تفسیر ضیاء القرآن میں فرماتے ہیں :

"عورت اپنی تمام تر لطافتوں کے باوجود نا مکمل ہے۔ دونوں مل کر ایک مکمل وحدت تشکیل پاتے ہیں۔ یہ وحدت بانجھ نہیں بلکہ یہ کثیر التعداد وحدتوں کا سرچشمہ بنتی ہے۔ ان کے ہاں بیٹیاں بھی ہوں گی اور بیٹے بھی۔ کسی کے یہ سسرال بنیں گے اور کوئی ان کے بچوں کے سسرال ہونگے باہمی رشتے

تشکیل پائیں گے۔ قرابتیں بڑھیں گی اس طرح ایک انسانی معاشرہ معرضِ وجود میں آئے گا جس میں ہر فرد دوسرے افراد سے محبت و پیار، شفقت و احترام کے رشتوں سے بندھا ہوا ہو گا۔"[8]

ہ۔ صہری رشتے اور انکی حرمت کا بیان

معاشرتی امن و استحکام اور صلہ رحمی کے قیام کیلئے اللہ پاک نے چند رشتے انسان پر حرام فرمادیے۔ ان میں مختلف وجوہات کی بناء پر تحریم کا حکم صادر فرمایا جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے :

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝[9]

(تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کر دی گئی ہیں اور جن عورتوں سے تم ہم بستری کر چکے ہو ان کی بیٹیاں جنہیں تم پرورش کرتے ہو (وہ بھی تم پر حرام ہیں) ہاں اگر ان کے ساتھ تم نے ہم بستری نہ کی ہو تو (ان کی بیٹیوں کے ساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے صلبی بیٹوں کی عورتیں بھی اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی (حرام ہے) مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بے شک خدا بخشش فرمانے والا (اور) رحم فرمانے والا ہے۔)

نسبی اور صہری رشتے

جس طرح قرآن کریم میں محارم رشتوں کو صریحاً بیان کیا گیا ہے اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی محرم رشتوں کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ انسان پر جو رشتے نسب یا صہر کیوجہ سے حرام کئے گئے ہیں ان دونوں کی تعداد سات-سات ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النساء میں مذکور نسبی اور صہری رشتوں کی تعداد کے بارے میں فرماتے ہیں :

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ، وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ، ثُمَّ قَرَأَ : (حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتِكُمْ) الآيَةَ[10]

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں : خون کی رو سے تم پر سات رشتے حرام ہیں اور شادی کی وجہ سے (یعنی سسرال کی طرف سے) سات رشتے بھی۔ انہوں نے یہ آیت (حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ النساء 4 : 23) الایۃ - تم پر حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں۔۔۔ تلاوت فرمائی۔"

اس حدیث مبارکہ کی تشریح فرماتے ہوئے علامہ بدرالدین عینی "عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری" میں فرماتے ہیں :

أي حرم من النسب سبع نسوة ومن الصهر كذلك والصهر واحد الأصهار وهم أهل بيت المرأة، ومن العرب من يجعل الصهر من الأحماء والأختان جميعاً. وقال ابن الأثير: قبل المرأة، والأحماء من قبل الرجل والصهر يجمعهما وخان الرجل إذا تزوج إليه قيل [11].

"یعنی نسب سے سات عورتیں نکاح کیلئے حرام ہیں اور مصاہرت سے بھی وہی سات عورتیں حرام ہیں۔ صہر-اصہار کی واحد ہے اور یہ عورت کے گھر والوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ عرب والے الأحماء اور الاختان ان دونوں کو صھری رشتے بناتے تھے۔ الختن کی جمع الأختان ہے۔ ابن اثیر نے کہا : الاختان عورت کی طرف سے ہیں اور الأحماء مرد کی طرف سے ہیں اور الصھر میں دونوں جمع ہو جاتے ہیں اور مرد جب شادی کرتا ہے تو داماد بن جاتا ہے۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے نسبی، رضاعی اور صہری رشتوں کی حرمت کا بیان فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں مذکور نسبی، رضاعی اور صہری رشتے مندرجہ ذیل ہیں :

نسبی رشتے

مائیں	بیٹیاں	بہنیں	
پھوپھیاں	خالائیں	بھتیجیاں	بھانجیاں

رضاعی رشتے

رضائیں مائیں	رضاعی بہنیں

صہری رشتے

بیوی کی والدہ یعنی ساس	ربیبہ یعنی بیوی کی سابقہ بیٹی
صلبی بیٹوں کی بیویاں	بیوی کی بہن یعنی سالی

باقی تین صہری رشتوں میں سے باپ کی منکوحہ بیوی کی حرمت کا ذکر سورۃ النساء کی آیت نمبر 23 میں کیا گیا اور باقی دو رشتے بیوی کی پھوپھیاں اور خالائیں کا ذکر احادیث صحیحہ میں موجود ہے جن کا ذکر اگلی فصل میں نبوی تصریحات میں کیا جائے گا۔

ہ۔ ساس کی حرمت کا بیان

اس آیت کریمہ میں صہری رشتوں میں سے ساس کی حرمت سے متعلق تفسیر بیان کرتے ہوئے (و امھت نسائکم) کے تناظر میں امام ابو بکر الجصاص فرماتے ہیں :

"زنا کی صورت میں ہمبستری کی وجہ سے ماں اور بیٹی کی تحریم کے ایجاب کے متعلق اہل علم میں اختلاف ہے۔

پہلا موقف : سعید بن عروبہ نے قتادہ نے حسن نے عمران بن حصین سے روایت کیا : جس شخص نے اپنے ساس کے ساتھ منہ کالا کر لیا ہو کہ اس کے نتیجے میں اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی خواہ ساس کے ساتھ اس نے بدکاری نکاح سے پہلے کی ہو یا بعد۔ دونوں صورتوں میں اس عورت کی بیٹی زانی پر حرام ہو جاتی ہے اور ایجاب لازم ہو جاتا ہے۔

دوسرا موقف : عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم سے اس شخص سے متعلق نقل کیا جو اپنی بیوی کے ساتھ دخول یعنی ہمبستری کے بعد اپنی ساس کے ساتھ منہ کالا کرتا ہے کہ اس نے دو حرام کاموں زنا اور ساس کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا۔ تاہم اس کے اس فعل قبیح کی بناء پر وہ عورت یعنی بیوی اس پر حرام نہیں ہو گی۔ آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ حرام کام کسی حلال کام کو حرام نہیں کر سکتا۔"[12]

ماں اور بیٹی کو بے پردہ کرنا

اللہ پاک کو یہ فعل ہرگز ہرگز پسند نہیں ہے کہ ماں اور بیٹی دونوں کو بے پردہ کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس عمل سے سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی "تفسیر قرطبی" میں رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایک فرمان مبارک نقل فرماتے ہیں :

> "اللہ تعالی اس فرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے عورت اور اس عورت کی بیٹی کی شرمگاہ کو دیکھا۔ آپ نے حلال اور حرام کے مابین فرق نہیں فرمایا اور آپ کا ارشاد ہے اللہ پاک اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے عورت (والدہ) اور بیٹی دونوں کو بے پردہ کیا۔"[13]

اصول وفروع کے حوالے سے قاضی ثناءاللہ پانی پتی کا قول

خاوند کے اصول و فروع سے تو ویسے نکاح حرام ہے مگر عورت کے اصول و فروع کے حرام ہونے کیلئے بیوی سے مقاربت ضروری ہے۔ اس حوالے سے قاضی ثناءاللہ پانی پتی "تفسیر المظہری" میں بیان کرتے ہیں :

> "نسب اور رضاعت دونوں میں عورت کے لیے خاوند کے اصول اور فروع سے نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے اور خاوند کے لئے عورت کے فروع اور اصول سے نکاح کرنا تب حرام ہو گا جب بیوی سے دخول کر لیا جائے۔ میاں بیوی کے قرابت داروں میں سوائے نسبتی ستونوں کے اور کسی سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ البتہ قطع رحمی اور رشتہ رضاعت منقطع ہونے کے ڈر سے ایسی دو عورتوں کو جمع کرنا مناسب نہیں ہے جن میں سے ایک دوسرے کی اصل یا فرع ہوں۔"[14]

مبحثِ سوم

تعلیماتِ کتبِ سابقہ میں بیوی کی ماں کی حرمت سے متعلق احکامات

اب ہم نے تعلیماتِ کتبِ سابقہ میں ساس کی حرمت سے متعلق مختلف احکامات کا جائزہ لینے کی کوشش کی ہے۔

ا۔ ساس کی بے توقیری پر اجتماعی لعنت

ساس جیسے رشتے کو ماں کا درجہ دیا گیا ہے۔ ان کی عزت و تکریم ہمارے اوپر لازم قرار دی گئی ہے۔ ایسے رشتوں کی بے توقیری قطع رحمی کا موجب ہے۔ قرابت کے ان رشتوں میں غیر اخلاقی رویہ معاشرتی عدم استحکام اور معاشی بربادی کا موجب ہے۔ اپنی ہی ساس کیساتھ ہم بستر ہونے والے پر اجتماعی لعنت بھیجی گئی ہے جیسا کہ کتاب الاستثناء میں ہے :

"اس پر لعنت جو اپنی ہی ساس سے ہمبستر ہو جائے اور سب لوگ کہیں آمین۔"[15]

اس آیت میں ساس کیساتھ ناجائز مراسم رکھنے والے بدبخت انسان پر عام وخاص سب لوگوں کیطرف سے لعنت بھیجی گئی ہے۔

ب۔ ساس کی بے توقیری پر سخت سزا

بعض رشتوں میں کچھ ایسی نزاکتیں ہوتی ہیں کہ جن کی بے حرمتی کسی صورت میں قابل قبول نہیں ہوتی۔ جس طرح زناء میں مرتکب آدمی کیلئے مختلف انداز میں سزا کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح صہری رشتوں میں ساس جیسے رشتے کے تقدس کو پامال کرنے کی سزا اس کو آگ میں جلا دینا ہے اور اس عمل کو بہت بڑی خباثت کہا گیا ہے۔ اس خباثت سے مکمل طور پر نجات حاصل کرنے کیلئے اس زانی کے ساتھ ساتھ اس کی بیوی اور ساس کو بھی جلانے کا حکم دیا گیا جیسا کہ کتاب الاحبار میں ہے :

"اور اگر کوئی شخص اپنی بیوی اور اپنی ساس دونوں کو رکھے تو یہ بڑی خباثت ہے۔ سو وہ آدمی اور عورتیں تینوں کے تینوں کو جلا دیا جائے تا کہ تمھارے درمیان خباثت نہ رہے۔"[16]

اس آیت میں ساس کیساتھ جنسی تعلقات کو کس قدر بہت بڑی خباثت قرار دیا گیا اور پھر معاشرے کو اس خباثت سے دور رکھنے اور ایسے بدبخت لوگوں کو نشانِ عبرت بنانے کیلئے آگ میں جلا کر مستقل طور پر ایسے لوگوں سے نجات دلانے کا حکم دیا گیا ہے۔ البتہ اس آیت میں بیوی کو اس جرم کی سزا دینا درست محسوس نہیں ہوتا جب تک اس برے فعل میں اس کی رضا کو تسلیم نہ کیا جائے۔

مبحثِ چہارم

ساس کی حرمت کے بارے میں فقہی مباحث کا اجمالی جائزہ

بیوی کی والدہ کی حرمت سے متعلق فقہی احکامات کا اجمالی جائزہ لیا گیا ہے کہ اس حوالے سے آئمہ اربعہ کی آراء کیا ہیں۔

ا۔ ساس کی حرمت

ساس سے نکاح دائمی طور پر حرام ہے۔ قرآن کریم کے حکم کے تحت (وامھات نسائکم) اور تمہاری بیویوں کی مائیں تم پر حرام کر دی گئی ہیں۔

چنانچہ عبد اللہ بن یوسف رحمتہ اللہ تعالیٰ "تخریج الاحادیث والآثار فی تفسیر الکشاف" میں نقل کرتے ہیں :

عن النبی صلى الله عليه واله وسلم فی رجل یتزوج امرأة ثم طلقها قبل أن یدخل بها أنه قال لا باس أن یتزوج ابنتها ولا یحل له أن یتزوج[17]

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے متعلق فرمایا کہ جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کو دخول سے قبل طلاق دے دی اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ اس کی بیٹی سے عقد کرے لیکن اس کی ماں سے نکاح جائز نہیں ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ ساس سے نکاح حرام ہے اگر اس کی بیٹی سے نکاح کر لیا ہو۔

ب۔ وامہات نسائکم میں اختلافِ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین

ساس کی حرمت عقد سے ہو گی یا دخول سے اس بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ عمران بن حصین اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک عقد سے ہی ساس حرام ہو جائے گی چنانچہ امام بیہقی فرماتے ہیں :

عن عمران بن حصين رضى الله عنه انه قال : فى رجل تزوج أمراة ثم طلقا قبل أن يدخل بها أومات عنها أِنها لا تحمل له امها[18]

"حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں اس شخص کے متعلق جس نے کسی عورت سے شادی کی۔ پھر دخول سے قبل طلاق دے دی یا وہ عورت مر گئی تو اب اس شخص کے لئے اس کی ماں حلال نہیں ہے۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی اجمعین کے اختلاف کو علامہ علاؤالدین کاسانی بیان کرتے ہیں :

"اس مسئلہ کے بارے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہوا۔ حضرت عمر، حضرت علی المرتضی، حضرت ابن عباس، حضرت زید بن ثابت اور عمران بن حصین رضوان اللہ تعالی اجمعین سے وہی روایت ہے جو اکثر علماء کا قول بھی ہے حضرت عبد اللہ ابن مسعود اور حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کو امام مالک اور دیگر حضرات نے اپنایا اور حضرت زید بن ثابت سے ایک روایت یہ ہے کہ طلاق اور موت میں فرق ہے۔ دخول سے پہلے طلاق ہونے کی صورت میں ساس سے نکاح جائز ہے لیکن موت کی صورت میں نکاح جائز نہیں۔ موت کو دخول کی مثال قرار دیتے ہیں کیونکہ حق مہر میں موت بمنزلہ دخول کے ہے تو حق تحریم اس کا حکم بھی یہی ہے۔"[19]

ج۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کا رجوع

ایک عورت سے نکاح کرنے کے بعد اگر طلاق ہو جائے تو اس کی ماں سے نکاح ہو سکے گا یا نہیں۔ اس حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود کو ایک مسئلہ در پیش آیا جس کا بعد میں آپ کو رجوع کرنا پڑا۔ امام بیہقی السنن الکبریٰ میں روایت بیان فرماتے ہیں :

"ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس شخص کے متعلق جس نے اپنی بیوی کو دخول سے قبل طلاق دی کہ وہ اس کی ماں سے شادی کر سکتا ہے تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کر سکتا ہے۔ اس نے عورت کی ماں سے شادی کر لی اور اس سے اولاد بھی ہوئی پھر عبد اللہ بن مسعود کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہوئی جس پر مسئلہ پیش کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ان کے درمیان تفریق کر دو تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی نے

فرمایا اس کی اولاد ہو گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہہ نے فرمایا اگرچہ دس بچے ہو گئے ہوں۔ پس ان کے درمیان تفریق ڈال دی گئی۔"[20]

تو اس سے معلوم ہوا کہ ایک عورت سے جب نکاح ہو جائے تو اس کی ماں سے کسی صورت بھی نکاح نہیں ہو سکتا اگرچہ اس عورت سے دخول ہوا ہو یا نہیں۔

ہ۔ احناف کا موقف

احناف کے موقف کے مطابق نفس عقد سے حرمت واقع ہو جاتی ہے تو اس صورت میں عورت کی ماں سے نکاح ناجائز ہو گا۔ جب کوئی انسان کسی عورت کے ساتھ رشتہ ازدواج سے منسلک ہوتا ہے تو جس عورت سے وہ شادی کرتا ہے اس کی ماں اب اس شخص پر حرام ہو گئی ہے۔

و۔ مالکیہ کا موقف

اس حوالے سے مالکیہ کے دو قول ہیں :

ایک قول کے مطابق : نفس عقد کے ساتھ ہی عورت کی ماں اس شخص پر حرام ہو جائے گی دخول کی کوئی قید نہیں ہے۔ ابن رشد محمد بن احمد قرطبی اپنی مشہور زمانہ تصنیف "بدایتہ المجتہد ونہایتہ المقتصد" میں فرماتے ہیں :

> "اور ماں یعنی ساس کے بارے میں جمہور کا موقف یہ ہے بیٹی کے ساتھ عقد سے ہی ماں حرام ہو جاتی ہے دخول ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور کچھ لوگ اس بات کیطرف گئے ہیں اس وقت حرام ہو گی جب بیٹی سے دخول ہوا ھو۔"

دوسرے قول کے مطابق : "اگر رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد اگر دخول نہ ہوا تو ایک قول کے مطابق اس عورت کی ماں سے عقد درست ہے لیکن اس قول پر فتوی نہیں ہے۔"[21]

ہ۔ شوافع کا مؤقف

شوافع کے نزدیک نفس عقد سے ہی ساس حرام ہو جاتی ہے چنانچہ اس حرمت کے بارے میں محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں :

> "اگر کسی مرد نے عورت سے شادی کی وہ فوت ہو گئی یا اس کو طلاق ہو گئی اور دخول نہیں ہوا میں نہیں دیکھتا کہ وہ اس کی ماں سے نکاح کرے. اللہ کے قول (وامھات نسائکم) کے تحت اس میں کوئی شرط نہیں ہے۔"[22]

ہ۔ حنابلہ کا مؤقف

حنابلہ کے نزدیک بھی عقد کے ساتھ ہی ساس سے نکاح حرام ہو جاتا ہے امام زرکشی حنبلی فرماتے ہیں :

> "اور جب کسی عورت کے ساتھ عقد ہوا اگرچہ دخول نہ ہوا ہو تو وہ عورت اس کے باپ اور بیٹے پر حرام ہو جائے گی اور اس عورت کی ماں اس شخص پر حرام ہو جائے گی۔"[23]

حنابلہ کے نزدیک بھی عقد کے ساتھ ہی حرمت واقع ہو جائے گی دخول ہو یا نہ ہو۔

و۔ داماد اور ساس کے مابین پردہ کا حکم

قرآن کریم سورۃ النساء آیت نمبر 23 کے حکم (اور تم پر حرام ہیں تمہاری بیویوں کی مائیں) کے تحت بیویوں کی مائیں خاوندوں پر ہمیشہ کیلئے حرام ہیں اور عورت کیساتھ عقد نکاح ہونے پر ہی ساس کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے لہذا داماد اپنی ساس کی وہ تمام اشیاء دیکھ سکتا ہے جو اس کی اپنی ماں، ہمشیرہ، بیٹی یا باقی سب محرمات کی دیکھنی جائز ہے۔ ساس کا اپنے داماد سے پردہ کرنا قطع رحمی کا موجب ہو سکتا ہے اور یہ پردے کے غلو میں شامل ہو گا۔ علامہ محمد یوسف بنوری جامع العلوم الاسلامیہ فرماتے ہیں:

"داماد سے ساس کا پردہ نہیں ہے البتہ اگر ساس اور داماد دونوں ہی جوان ہوں تو احتیاط بہر حال لازم ہے۔"[24]

ساس کی تحریم کا قرآن کریم میں جب صریحاً حکم مبارک فرمادیا گیا تو پھر پردہ کرنا کسی صورت میں مناسب نہیں ہو گا اور اس سے رشتہ داریوں کے مابین دوریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ہاں البتہ داماد کے فتنہ و شر یا آنکھوں میں خیانت کا نظارہ کرے تو پھر داماد سے دور رہنا ہی اکرام و تکریم کی بقا کا ضامن ہے۔

و۔ بیوی کی ماں کا وراثت میں حصہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ روایت فرماتے ہیں:

"جب کسی عورت کے مرتے وقت اس کا خاوند اور والدین ہوں تو شوہر کو سارے مال میں سے آدھا حصہ ملے گا اور ماں کو باقی مال کا تہائی."[25]

اور اسی طرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

شوہر کے مرتے وقت جب اسکی بیوی اور ماں باپ ہوں تو بیوی کو چوتھا حصہ اور والدہ کو باقی کا تہائی حصہ ملے گا۔"[26]

مبحثِ پنجم

صہری قرابت کی بے توقیری کے بنیادی اسباب و محرکات

معاشرے میں بیوی کی ماں کی بے حرمتی و بے توقیری کے بنیادی اسباب و محرکات کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ قرآن وحدیث سے ناآگہی

ہمارے معاشرے کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں صہری قرابت داروں کے اکرام و تکریم کے حوالے سے اسلامی تعلیمات سے متعلق کوئی آگاہی نہیں ہے حالانکہ ہمارے پاس اللہ پاک کی طرف سے نازل کردہ وہ کتاب مقدس یعنی قرآن مجید و فرقان حمید موجود ہے جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ مزید بر آں اس کی وضاحت کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نا صرف فرامین مبارکہ موجود ہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے وہ عملی نظائر بھی موجود ہیں

کہ جس میں ہمارے لئے مکمل راہنمائی موجود ہے کہ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صہری قرابت داروں کیساتھ اعلیٰ حسن اخلاق اور اکرام و تکریم کے مثالیں قائم فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ[27]

اے محبوب ﷺ آپ فرماد یجیے کیا علم والے اور بغیر علم والے برابر ہوسکتے ہیں؟

شومئ قسمت ان تعلیماتِ اسلام سے دوری کی بناء پر آج ہمارے معاشرے میں صہری قرابت داروں کی بے توقیری میں مسلسل اضافہ ھوتا جارہاہے جو خاندانی نظام میں عدم استحکام کی بنیاد ہے۔ ایک تعلیم یافتہ اور باشعور فرد کا صہری قرابت داری میں اکرام و تکریم ایک ان پڑھ اور غیر تعلیم یافتہ فرد سے کئی گنا بہتر ہوتا ہے۔

ب۔ ساس کے اکرام سے متعلق واعظ و نصیحت کا فقدان

تعلیماتِ دین سے عدم دلچسپی کے بعد سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہمارے وہ ذرائع ابلاغ کہ جن کے ذریعے ہماری دینی، اخلاقی اور سماجی اصلاح اور راہنمائی ہوسکتی تھی بد قسمتی سے ان پلیٹ فارمز پر کبھی صہری قرابت داری کے اکرام و تکریم کی کوئی بات سننے کو نہیں ملتی۔ حقوقِ زوجین کی تربیت کا بہت فقدان ہے۔ صہری قرابتداروں کا اکرام و تکریم حقوقِ زوجین میں شامل ہے۔ سماج میں مثبت اور تعمیری سوچ کی بجائے فرقہ واریت اور مسلک پرستی کو زیادہ اجاگر کیاجاتا ہے۔ ہمارے واعظ ہمیں اخلاقیات، رواداری اور سماجی استحکام کی تربیت کی بجائے مفاد پرستی اور مادیت پرستی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ درس و تدریس اور علمی حلقوں میں صہری قرابت داروں کے اکرام و تکریم کی تعلیمات نہ ہونے کی بناء پر اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ بھی صہری قرابت داروں کی بے توقیری میں مبتلا ہوکر اپنے خاندانی نظام کو تباہ وبرباد کر بیٹھتے ہیں۔

ج۔ مادیت پرستی کا عروج

اکثر اوقات مال وزر کی فراوانی انسان میں تکبر و غرور کو جنم دیتی ہے۔ بہت زیادہ پیسہ اور نعمائے دنیا کی بہتات انسان کے روّیوں میں فرعونیت کو اجاگر کردیتی ہے۔ اسمیں ناصرف عام انسانیت متاثر ہوتی ہے بلکہ قرابت داروں کے معاملات میں کافی بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں۔ ہر قرابت دار کی خواہش ہوتی ہے کہ انکا عزیز اپنائیت دیتے ہوئے ان کو وقت دے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى[28]

(سچے مومن) جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں سے محبت کرتے ہیں۔

مگر مصروفیاتِ دنیا اور مال و متاع کو فوقیت دیتے ہوئے رشتہ داری کے معاملات کو یکسر نظر انداز کردیا جاتا ہے جس سے ناصرف مسائل پیدا ہوتے ہیں بلکہ قرابتداروں کے حقوق متاثر ہوتے ہیں۔ اگر یہ مادیت پرستی غالب رہے اور بے اعتنائی کا رویہ جوں کا توں جاری رہے تو یہ فعل خاندانی عدم استحکام کا موجب بنتا ہے۔

د۔ تزکیہء نفس و تصفیہء قلب سے عدم توجہ

اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پاسداری نہ کرنے کے سبب جہاں پر انسان کے نامہ اعمال میں گناہ لکھے جاتے ہیں وہاں پر گناہوں کے اثرات کی وجہ سے دلوں پر زنگار بھی چڑھ جاتا ہے۔ بے عملی اور بد عملیوں کیوجہ سے دل ناپاک ہو جاتا ہے۔ جس کو حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں رہتی۔ ایسے ناپاک اور مردہ دلوں کی اصلاح کیلئے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ حضرت سلطان العارفین حضرت سلطان باھوؒ اپنی تصنیف مبارک "کلید التوحید کلاں" میں فرماتے ہیں:

"جو شخص نفسانیت کا غلام بن جاتا ہے وہ جو کام بھی کرتا ہے گناہ کا کرتا ہے لیکن اگر وہ توبہ کر کے گناہوں سے کنارہ کش ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے"[29]

مگر شومئ قسمت اس عمل سے ہم کوسوں دور ہو چکے ہیں۔ انسان کے دل کی اصلاح ہو جائے تو پورے وجود کی اصلاح ھو جاتی ہے اور اگر دل کیطرف توجہ نہ کی جائے اور دل ٹھیک نہ ہو تو پورے جسم کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے بغیر نہ تو دلوں کی مردگی ختم ہوتی ہے اور نہ ہی وجود خیر و برکت کا منبع بن سکتا ہے۔ مردہ صفت دل حلال و حرام کی ساری حدیں کراس کر جاتے ہیں۔ قرابت داری میں اکرام و تکریم اور صلہ رحمی جیسی اقدار ختم ہونے لگتی ہیں۔

ہ۔ ڈرامہ کلچر میں صہری قرابت سے متعلق غیر اخلاقی تربیت

صہری قرابت داروں کے مابین بے تکریمی و بے توقیری کے پیدا ہونے میں فلموں اور ڈراموں کا بھی بہت حد تک منفی کردار ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے جو ڈرامے ٹی وی وغیرہ پر نشر کیے جاتے تھے ان میں اخلاقیات اور ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا تھا اور وہ فیملی میں بیٹھ کر دیکھنے کے قابل ہوتے تھے جس سے ذہنی فریشمنٹ حاصل ہوتی تھی۔ مگر شومئ قسمت آج جو کلچر اجاگر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہ انتہائی خطرناک ہے۔ موجودہ دور کے ڈراموں میں ساس کو خاندانی عدم استحکام کا موجب قرار دیا جاتا ہے جس کی بنا پر ان کے ساتھ ناروا سلوک رکھا جاتا ہے۔ صہری قرابت کے ان مختلف رشتوں کے مابین ناجائز تعلقات کو سکرین پر دکھایا جاتا ہے جس سے نسلِ نو میں جنسی ہیجان اور بے راہ روی جنم لیتی ہے اور قرابت داری میں بے توقیری اور بے تکریمی کے مظاہر سامنے آتے ہیں۔

و۔ خاندانی عدم استحکام میں اہل مغرب کی سازشیں

اہل مغرب کبھی بھی یہ نہیں چاہتے کہ مسلمان پر امن رہیں۔ وہ ہمیشہ مسلمانوں کو مغلوب رکھنے کیلئے سارے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ خاص طور پر مسلمانوں میں جنسی بے راہ روی اور فحاشی پھیلانے میں انہوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مغربی ممالک میں فحاشی و عریانی کو عروج دینے کے لیے باقاعدہ تنظیمیں اور انجمنیں قائم ہو چکی ہیں جیسا کہ قاری محمد طیب اپنی کتاب "تعلیماتِ اسلام اور مسیحی اقوام" میں لکھتے ہیں:

> "فرانس اور جرمنی میں مادرزاد برہنگی کا سلسلہ جاری ہے جس کے لیے باقاعدہ انجمنیں ہیں جن کے نام "انجمن ملیہ برہنگی" اور "ایوان فطریہ" وغیرہ رکھے گئے ہیں۔ 1928ء تک ان ارکان کی تعداد 4لاکھ تھی

اور اب عورتیں بھی بکثرت شریک ہیں لیکن 1929ء کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی میں ان اراکین کی تعداد 40 لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ اس ایوانِ فطرت کے انتہا پسند مرد و عورت اور بچے و بوڑھے اعلان کر چکے ہیں کہ وہ بالکل برہنہ رہا کریں گے۔"[30]

اھل مغرب نے مسلمانوں کے خاندانی نظام میں عدم استحکام پیدا کرنے کے لئے سینکڑوں این جی اوز بنا رکھی ہیں جن کو باقاعدہ مسلمانوں میں فحاشی و عریانی اور خاندانی عدم استحکام پیدا کرنے کا ٹاسک دیا جاتا ہے۔ کبھی حقوق نسواں کے نام سے شور بپا کیا جاتا ہے تو کبھی "میرا جسم میری مرضی" کے تناظر میں قرابت داریوں کا تقدس پامال کیا جاتا ہے۔ ان ناپاک عزائم کی تکمیل کیلئے وہ ان این جی اوز کو کروڑوں ڈالرز فنڈز دیتے ہیں تا کہ مسلمانوں کو سماجی لحاظ سے کمزور کیا جائے کیونکہ نہ مسلمان پر امن اور استحکام میں ھونگے اور نہ ہی ترقی کر سکیں گے اور ہمیشہ بحیثیت قوم ھم سے مغلوب رہیں گے۔

ز۔ سوشل میڈیا کے منفی استعمال کے اثرات

کسی چیز کا حد سے زیادہ استعمال انسان کے لیے خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ عصر حاضر میں سوشل میڈیا کے بے تحاشا استعمال نے نسل نو کی نا صرف تخلیقی صلاحیتوں کو مفقود کیا ہے بلکہ نوجوانوں میں غیر اخلاقی سرگرمیوں کو بہت زیادہ اجاگر کر دیا ہے۔ جس طرح دنیا آج گلوبل ویلج بن چکی ہے کہ ھم گھر بیٹھے دنیا کے مختلف حالات سے باخبر ہیں اسی طرح سوشل میڈیا کے ذریعے فحاشی و عریانی کے ذرائع بھی آسان ہو چکے ہیں۔ سوشل میڈیا پر فحاشی و عریانی دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے جس کے اثرات عام معاشرے کے ساتھ ساتھ قرابت داروں پر بھی پڑتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ[31]

اے محبوب ﷺ آپ ان مومنین سے فرما دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت پاکیزہ عمل ہے بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

سوشل میڈیا کے منفی استعمال سے نوجوانوں میں شہوت پرستی عروج پکڑ رہی ہے جس کی تکمیل میں ہر جائز و ناجائز راستہ اختیار کیا جاتا ہے۔ شہوت رانی میں مبتلا شخص اپنے محرم رشتوں کا تقدس بھی پامال کر بیٹھتا ہے۔

مبحثِ ششم

بیوی کی ماں کے اکرام و تکریم کے نبوی نظائر

یہاں پر ہم نے رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ سے بیوی کی ماں کے اکرام و تکریم کے چند نظائر پیش کیے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

و۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ حضرت اُمِّ رُومان سے متعلق حضور کے تحسینی کلمات

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح آپ کے والدین بھی کمال حسن و جمال کے مالک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا خوب اکرام فرماتے۔ اپنی ساس اُمِّ رُومان کی تحسین کرتے ہوئے فرمایا۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری اپنی کتاب "رحمۃ اللعالمین" میں لکھتے ہیں :

"قریش نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد محترم کو عتیق کا لقب دے رکھا تھا اور یہ لقب ان کی خوب روئی کے سبب دیا گیا تھا۔ حضرت عائشہ کی والدہ محترمہ کے بارے رسول اللہ نے فرمایا تھا : جو کوئی کشادہ چشم حور جنت کا نظارہ کرنا چاہے تو وہ اُمِّ رُومان کو دیکھ لے۔"[32]

کسی شخص کے حُسن، خوبصورتی یا کوئی دیگر اچھی عادت کو دیکھ کر تعریف و توصیف کرنا عین سنتِ نبوی ہے اور خصوصاً قرابت داروں میں تعریف و تحسین اور حوصلہ افزائی خاندانی تعلّقات کو مزید مستحکم کرتی ہے۔

حضور ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کو خود لحد میں اتارنا

صلح حدیبیہ کے فوری بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ محترمہ ام رومان کا وصال ہوا جس کا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت صدمہ پہنچا۔ ان کے وصال پر حضور نے سارے معاملات احسن انداز میں سرانجام دیے۔ ابو بکر سراج الدین لکھتے ہیں:

"حضرت عائشۃ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کے والد ماجد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بہت بڑے سانحہ سے دوچار ہونا پڑا جو بعد میں ایک بڑے انبساط کا سبب بھی بن گیا۔ ام رومان سخت بیمار ہو گئیں اور ان کا وصال ہو گیا۔ ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ کی امامت کروائی اور ان کو لحد میں خود اتارا"[33]

صہری قرابت داروں کی خوشی غمی میں بھرپور شرکت اور ان کے دکھ سکھ میں برابر کا شریک ہونا رسول اللہ کا طرز مبارک ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ صہری قرابت داروں کے معاملات میں ممکنہ حد تک بھرپور تعاون کریں۔

مبحثِ ہفتم

ساس کے اکرام و تکریم کی عصری معنویت وافادیت

اب ہم ساس کے اکرام و تکریم کی عصرِ حاضر میں افادیت و اہمیت کو بیان کرتے ہیں۔

ب۔ فساد فی الارض سے بچاؤ

اللہ پاک کو قطع رحمی اس قدر ناپسند ہے کہ رشتہ داروں سے چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑ جھگڑ کر تعلقات منقطع کرنے والے شخص کو فساد فی الارض کا موجب قرار دیا گیا اور یہ اللہ پاک سے کیے گئے عہد کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ ایسے لوگ جسمانی، روحانی اور معاشرتی طور پر اپنا بہت سارا نقصان کرتے ہیں۔ قطع رحمی کے انجام کو بیان کرتے ہوئے۔

اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا :

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝[34]

جو خدا کے اقرار کو مضبوط کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جس چیز(یعنی رشتۂ قرابت) کے جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اس کو قطع کئے ڈالتے ہیں اور زمین میں خرابی کرتے ہیں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص قرابت داری میں قطع رحمی سے اپنے آپ کو دور رکھتا ہے تو وہ زمین پر فساد کرنے والوں میں شامل نہیں ہوتا۔

ج۔ لعنتِ خداوندی سے دوری

ساس کے اکرام و تکریم سے قطع رحمی کا خاتمہ ہوتا ہے اور وہ فرد لعنتِ خداوندی سے کوسوں دور ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس ساس کی بے تکریمی کرنے والا لعنتِ خداوندی کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد مبارک ہے :

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝[35]

اور جو لوگ خدا سے عہد واثق کر کے اس کو توڑ ڈالتے اور (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے ان کو قطع کر دیتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے ہیں۔ ایسوں پر لعنت ہے اور ان کے لیے گھر بھی برا ہے۔

د۔ صلہ رحمی قربِ الٰہی کا موجب

بیوی کی ماں سے اخلاق و محبت اور ادب و احترام سے پیش آنے پر صلہ رحمی کو تقویت ملتی ہے اور یہ فعل قربِ الٰہی کا موجب بنتا ہے جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں :

"اللہ تعالی نے جب مخلوقات کو پیدا فرمایا۔ جب ان کو پیدا فرمانے سے فارغ ہوا تو رحم نے کہا یہ قطع رحمی سے تیری پناہ چاہنے کا مقام ہے۔ خدا تعالی نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے۔ کیا تو خوش نہیں کہ میں اس سے ملوں گا جو تجھ سے ملے گا اور میں اس سے تعلق منقطع کروں گا جو تجھ سے تعلق منقطع کرے گا۔ رحم نے کہا کیوں نہیں اے پروردگار عالم ! جناب رسول اللہ نے فرمایا اگر چاہتے ہو تو یہ آیت کریمہ پڑھنا (إِن شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ) قریب ہے کہ اگر تم نے چہرہ پھیر لیا تو زمین پر فساد برپا کرو گے اور قطع رحمی کرو گے۔"[36]

اس حدیث مبارکہ میں کس طرح صلہ رحمی کرنے والے کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔ صلہ رحمی کرنے والا اللہ تعالی کے بہت قریب تر ہوتا ہے۔

ہ۔ درازیٔ عمر اور وسعتِ رزق

قرابت داروں کے مابین باہم الفت و محبت کے قیام سے درازیٔ عمر اور وسعت رزق نصیب ہوتا ہے۔ آج کے اس فتنہ پرست اور دجالی دور میں ہماری زندگی اور رزق میں تنگدستی اور بے برکتی کی ایک وجہ قطع رحمی ہے۔ قرابت داروں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی جھگڑے اس قدر بھیانک صورت اختیار کر لیتے ہیں کہ بہن بھائیوں جیسے مقدم رشتے بھی ایک دوسرے کی خوشی غمی میں شریک ہونے سے محروم ہو جاتے ہیں اور پھر سالہاسال تک تعلقات منقطع کر دیے جاتے ہیں اور یہ صورت حال صہری قرابتداروں میں زیادہ خطرناک صورتِ حال اختیار کرتی جارہی ہے۔ اس کے برعکس صہری قرابت داروں میں تحریم و تکریم صلہ رحمی کا موجب ہے۔ حضرت ابو اسحاق ہمدانی رحمۃ اللہ تعالی صلہ رحمی سے پیدا ہونے والے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے روایت فرماتے ہیں :

> **عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِي، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ النَّسَا فِي الْأَجَلِ، وَالزِّيَادَةُ فِي الرِّزْقِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ** [37]
>
> ابو اسحاق ہمدانی روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی اجل (یعنی موت) موخر ہو جائے (یعنی اس کی عمر طویل ہو) اور رزق میں اضافہ ہو اسے اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے اور صلہ رحمی اختیار کرے۔

اس سے معلوم ہوا کہ عمر میں برکت اور وسعتِ رزق جیسے اہم امور بھی صلہ رحمی کے ارتکاب میں مضمر ہیں۔ لہٰذا ہمیں اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ ہمیشہ اکرام و تکریم سے پیش آنا چاہیے۔

و۔ دنیاومافیھا میں کامیابی وکامرانی

بیوی کی ماں کی عزت و تکریم سے دنیاومافیھا میں کامیابی و کامرانی نصیب ہوتی ہے جبکہ اس کے برعکس قطع رحمی کرنے والا فرد ناصرف اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے محروم رہتا ہے بلکہ آخرت میں بھی نعمائے بہشت سے کلی طور پر اس کو محروم کر دیا جاتا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ارشاد مبارک ہے :

> **أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ**[38]
>
> محمد بن جبیر نے کہا کہ جبیر بن معظم نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سماعت کیا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

پس اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ داروں کے مابین چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھ کر تعلقات منقطع کرنے والا شخص دنیا و آخرت میں ناکام و نامراد ٹھہرتا ہے۔ اس لئے ہمیں رشتہ داروں کیساتھ معاملات میں خصوصی شفقت اور رواداری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

ز۔ مشیتِ ایزدی کا حصول

ہمیں اپنے قرابت داروں کا ہمیشہ خیال رکھنے کی تاکید فرمائی۔ ان کیساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی کو لازم قرار دیا گیا۔ عام حالات میں بھی ان کی خبر گیری اور ان کے حقوق کی بجا آوری کی تاکید فرمائی جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد مبارک فرمایا :

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ [39]

اور قرابت داروں کا حق دیتے رہنا

اس سے معلوم ہوا کہ قرابت داروں میں ان کے حقوق باقاعدگی سے ادا کرنے چاہیے۔ یہ امر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے عین مطابق ہے۔ بیوی کی ماں کے حقوق بھی اسی طرح سے ادا کرنے چاہیے جس طرح کہ سگی ماں کے حقوق ادا کیے جاتے ہیں کیونکہ اس رشتے کی تحریم و تکریم حکمِ خداوندی کے عین مطابق ہے۔

خلاصہ کلام

تحریم مصاہرت کی بناء پر بیوی کی ماں اس کے خاوند پر ہمیشہ کے لیے حرام ہے اگرچہ نکاح کرنے کے بعد دخول ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ ساس کی حرمت عقد سے ہوتی ہے یا دخول سے اس حوالے سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے مابین اختلاف ہے۔ عمران بن حصین اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک عقد سے ہی ساس حرام ہو جائے گی اگرچہ طلاق سے قبل دخول ہوا ہو یا نہ ہوا ہو یا وہ عورت مر گئی ہو جبکہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت کے مطابق دخول سے پہلے طلاق ہونے کی صورت میں نکاح جائز ہے لیکن موت کی صورت میں نکاح جائز نہیں کیونکہ حق مہر میں موت بمنزلہ دخول کے ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دخول سے قبل طلاق دی گئی عورت کی ماں سے نکاح کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی مگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رجوع کروانے کا حکم دیا اگرچہ ان کے دس بچے ہی کیوں نہ پیدا ہو گئے ہوں۔ آئمہ اربعہ کے اقوال کے مطابق نفسِ عقد کے ساتھ ہی عورت کی ماں اس شخص پر حرام ہو جاتی ہے دخول کی کوئی قید نہیں البتہ مالکیہ کے دوسرے قول کے مطابق اگر عورت سے دخول نہ ہوا ہو اس کی ماں سے نکاح درست ہے مگر اس قول پر فتویٰ نہیں ہے۔ ساس کے ساتھ زنا کی صورت میں ماں اور بیٹی کی تحریم کے ایجاب سے متعلق اہلِ علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک موقف کے مطابق ساس کے ساتھ منہ کالا کرنے سے اس کی بیوی اس پر حرام ہے خواہ ساس سے بدکاری نکاح سے پہلے کی ہو یا بعد میں اور ایجاب لازم ہے جبکہ دوسرے موقف کے مطابق اپنی بیوی سے دخول کے بعد جو اپنی ساس کے ساتھ منہ کالا کرتا ہے کہ اس نے دو حرام کاموں زنا اور ساس کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا تاہم اس کے اس فعلِ قبیح کی بنا پر وہ عورت یعنی بیوی اس پر حرام نہیں ہو گی کیونکہ حرام کام کسی حلال کام کو حرام نہیں کر سکتا۔ مزید برآں جو شخص عورت اور اس کی بیٹی کو بھی بے پردہ کرتا ہے تو ایسی لعنتی شخص پر اللہ تعالیٰ کبھی بھی نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔ داماد اور ساس کے مابین پردہ کرنا قطعی رحمی کا موجب ہو سکتا ہے اس لیے داماد اور ساس کے مابین پردے کا حکم نہیں ہے البتہ اگر داماد اور ساس دونوں جوان ہوں تو احتیاط بہر حال لازم ہے۔ عورت کے فوت ہونے پر خاوند اور اس کے والدین کی موجودگی کی صورت میں خاوند کو آدھا حصہ دینے کے بعد باقی مال میں ماں کو تیسرا حصہ ملے گا۔ تعلیماتِ کتبِ سابقہ میں بھی بیوی کی ماں کی حرمت بارے واضح تعلیمات موجود ہیں

کہ جو اپنی ہی ساس کے ساتھ ہم بستر ہوتا ہے اس پر اجتماعی لعنت بھیجی گئی ہے۔اگر کوئی شخص اپنی بیوی اور اپنی ساس دونوں کو بیک وقت رکھتا ہے تو تعلیماتِ کتبِ سابقہ کے مطابق اس زانی شخص کے ساتھ ساتھ اس کی ساس اور بیوی کو بھی آگ میں جلانے کا حکم دیا گیا تاکہ معاشرے سے خباثت کا خاتمہ ہو جائے۔بیوی کی ماں کی بے توقیری و بے تکریمی کے بنیادی اسباب و محرکات میں قرآن و سنت سے دوری، واعظ و نصیحت کا فقدان، مادیت پرستی کا عروج تزکیہ نفس و تصفیہ قلب کا فقدان اور سوشل میڈیا کا بے جا اور منفی استعمال وغیرہ ہیں۔تعلیماتِ قرآن و سنت سے احکامات اخذ کرنے پر بیوی کی ماں کی حرمت کا صحیح معنوں میں اندازہ ہوتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے قرب کے ان رشتوں میں اکرام و تکریم کے جو عملی نظائر پیش فرمائے ان کی نظیر نہیں ملتی۔اپنے قرابت داروں کے حقوق کا ہمیشہ خیال رکھا۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی والدہ محترمہ کی ہمیشہ تعریف و تحسین فرمائی اور ان کے وصال پر نمازِ جنازہ پڑھائی اور لحد مبارک میں بھی خود اتارا۔آج ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے قرابت کے ان رشتوں کے مابین اعلیٰ ظرفی اور صلہ رحمی کا مظاہرہ کریں تاکہ رضائے الٰہی کا حصول ممکن بنایا جا سکے۔قرابت داروں میں حسنِ اخلاق و حسنِ معاشرت کے سبب خاندانی عدمِ استحکام سے نجات ، فساد فی الارض سے بچاؤ، لعنتِ خداوندی سے دوری، دنیا و مافیھا میں کامیابی و کامرانی، لقائے الٰہی و مشیتِ ایزدی کا حصول ممکن بنایا جاسکتا ہے۔صہری قرابت داروں کے مابین صلہ رحمی کرنے سے درازی عمر اور وسعتِ رزق نصیب ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] ابن منظور، **لسان العرب**(بیروت-لبنان : داراحیاالتراث،1997م)، طبع ثانیہ، جلد7 : صفحہ 328

'Ibne Manẓūr, *Lisān al- 'Arab* (Bayrūt-Lubnān: Dār Aḥyā' al-Turāth, 1997), Ṭibā 'Thāniyyah, Jild 7: Ṣafḥah 328

[2] الازہری، محمد بن احمد، لأبی منصور، **تہذیب اللغۃ**(راجعہ محمد علی النجار)، جلد6 : صفحہ 107

Al-Aẓharī, Muḥammad bin Aḥmad, Li'Abī Manṣūr, *Tahdhīb al-Lughah* (Rājī Muḥammad 'Alī al-Najjār), Jild 6: Ṣafḥah 107

[3] رازی، محمد بن ابی بکر، **مختار الصحاح**، مترجم پروفیسر عبدالرزاق(کراچی : دارالاشاعت،2003ء)، صفحہ 523

Rāzī, Muḥammad bin Abī Bakr, *Mukhtār al-Ṣiḥāḥ*, Mutarjim Professor Abdur Razzaq (Karachi: Dār al-Ishā'ah, 2003), Ṣafḥah 523

[4] الفرقان25 : 54

Al-Furqān 25:54

[5] ابنِ کثیر، عمادالدین، حافظ، **تفسیر ابن کثیر**، مترجمین علامہ اکرم الازہری ودیگر(لاہور : ضیاءالقرآن پبلیکیشنز،2010ء)، جلد3 : صفحہ 540

Ibn e Kathīr, 'Imād al-Dīn, Ḥāfiẓ, *Tafsīr Ibn e Kathīr*, Mutarjimīn 'Allāmah Akram al-Aẓharī wa Dīgār (Lahore: Ziya' al-Qur'ān Publications, 2010), Jild 3: Ṣafḥah 540

6 قریشی، محمد اشرف، **کتاب النکاح** (گوجرانوالہ : جامعہ عربیہ، 2015ء)، صفحہ 706

Quraishī, Muḥammad Ashraf, *Kitāb al-Nikāḥ* (Gujranwala: Jamia Arabia, 2015), Ṣafḥah 706

7 البیضاوی، عبداللہ بن عمر بن محمد، اَبی سعید، **تفسیر البیضاوی**(بیروت-لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1999ء)، طبع الاولی، جلد2 : صفحہ 145

Al-Baydāwī, ‘Abdallāh bin ‘Umar bin Muḥammad, Abī Sa‘īd, *Tafsīr al-Baydāwī* (Bayrūt-Lubnān: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 1999), Ṭibā‘ al-Awwal, Jild 2: Ṣafḥah 145

8 الازہری، پیر کرم شاہ، **ضیاء القرآن**(لاہور : ضیاء القرآن پبلیکیشنز، 1399ھ)، جلد3 : صفحہ 371

Al-Aẓharī, Peer Karam Shah, *Ziya' al-Qur'ān* (Lahore: Ziya' al-Qur'ān Publications, 1399 Hijri), Jild 3: Ṣafḥah 371

9 النساء4 : 23

Al-Nisā' 4:23

10 بخاری، محمد بن اسماعیل، اَبی عبداللہ، **صحیح البخاری** (بیروت-لبنان، دارالکتب العلمیہ، 2017ء)، کتاب النکاح، باب مایحل من النساء ومایحرم، صفحہ 962، راقم الحدیث : 5105

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā‘īl, Abī ‘Abdallāh, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Nikāḥ, Bāb Mā Yahl Min al-Nisā' wa Mā Yuḥram, Ṣafḥah 962, Raqm al-Ḥadīth: 5105

11 عینی، بدرالدین، علامہ، **عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری**(بیروت-لبنان : دارالفکر، 1425ھ)، طبعۃ الاولی، جلد14 : صفحہ 53

‘Aynī, Badar al-Dīn, ‘Allāmah, *‘Umdat al-Qārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Bayrūt-Lubnān: Dār al-Fikr, 1425 Hijri), Ṭibā‘ah al-Awwalā, Jild 14: Ṣafḥah 53

12 الجصاص، ابو بکر احمد بن علی، امام، **احکام القرآن**، مترجم مولانا عبدالقیوم (اسلام آباد : ادارہ تحقیقات اسلامی، 1999ء)، جلد3 : صفحہ 286

Al-Jaṣṣās, Abū Bakr Aḥmad bin ‘Alī, Imām, *Aḥkām al-Qur'ān*, Mutarjim Maulānā ‘Abdul Qayūm (Islamabad: Idārah Taḥqīqāt-e-Islāmī, 1999), Jild 3: Ṣafḥah 286

13 قرطبی، محمد بن احمد، ابو عبداللہ، **تفسیر قرطبی**، مترجمین ملک بوستان ودیگرز (لاہور : ضیاء القرآن، 2012ء)، طبع الاولی، جلد3 : صفحہ 129

Qurṭubī, Muḥammad bin Aḥmad, Abū ‘Abdallāh, *Tafsīr Qurṭubī*, Mutarjimīn Malik Bostān wa Dīgār (Lahore: Ziya' al-Qur'ān Publications, 2012), Ṭibā‘ah al-Awwalā, Jild 3: Ṣafḥah 129

14 پانی پتی، ثناء اللہ، قاضی، **تفسیر مظہری**، مترجم عبدالدائم الجلالی (کراچی : ایچ ایم سعید کمپنی، 1980ء)، جلد2 : صفحہ 559

Panīpatī, Sanā'ullāh, Qāḍī, *Tafsīr Mazharī*, Mutarjim ‘Abdul Dā'im al-Jalālī (Karachi: HM Saeed Company, 1980), Jild 2: Ṣafḥah 559

15 استثناء27 : 23

Istisnā' 27:30

16 احبار20 : 14

Ahbār 20:14

17 ذیلی، عبداللہ بن یوسف، **تخریج الاحادیث والآثار فی تفسیر الکشاف**(ریاض : دارابن خزیمہ، 1414ھ)، طبع اول، جلد1 : صفحہ 299

Zailī, ‘Abdallāh bin Yūsuf, *Takhrīj al-Āḥādīth wa al-Āthār fī Tafsīr al-Kashāf* (Riyāḍ: Dār Ibn Khuzaymah, 1414 Hijri), Ṭibā‘ah al-Awwalā, Jild 1: Ṣafḥah 299

18 بیہقی، احمد بن حسین، اَبی بکر، **السنن الکبریٰ** (بیروت-لبنان : دارالکتب العلمیہ، 2010ء)، الطبعۃ الرابعہ، کتاب النکاح، ج7، ص259، رقم الحدیث : 13908

Bayhaqī, Aḥmad bin Ḥusayn, Abū Bakr, *Al-Sunan al-Kubrā* (Bayrūt-Lubnān: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 2010), Ṭibā'ah al-Rābi'ah, Kitāb al-Nikāḥ, Jild 7: Ṣafḥah 259, Raqm al-Ḥadīth: 13908

19 کاسانی، ابو بکر بن مسعود، علاؤالدین، **بدائع الصنائع** (بیروت-لبنان : دارالکتب العلمیہ، 2003ء)، طبع دوم، جلد3 : صفحہ414

Kasānī, Abū Bakr bin Mas'ūd, 'Alā' al-Dīn, *Badā'ī' al-Ṣanā'ī'* (Bayrūt-Lubnān: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 2003), Ṭibā'ah al-Dūm, Jild 3: Ṣafḥah 414

20 بیہقی، **السنن الکبریٰ**، کتاب النکاح، جلد7 : صفحہ 258، رقم الحدیث : 13906

Bayhaqī, *Al-Sunan al-Kubrā*, Kitāb al-Nikāḥ, Jild 7: Ṣafḥah 258, Raqm al-Ḥadīth: 13906

21 ابن رشد، محمد بن احمد، ابو الولید، **بدایۃ المجتہد ونہایتہ المقتصد**، مترجم عبید اللہ فلاحی (لاہور : دارالتذکیر، 2009ء)، صفحہ 666

Ibn Rushd, Muḥammad bin Aḥmad, Abū al-Walīd, *Bidāyah al-Mujtahid wa Nihāyah al-Muqtaṣid*, Mutarjim 'Ubaidullāh Falāḥī (Lahore: Dār al-Tazkīr, 2009), Ṣafḥah 666

22 الشافعی، محمد بن ادریس، **کتاب الام** (بیروت-لبنان : دارالمعرفتہ، 1393ھ)، جلد4 : صفحہ 163

Al-Shāfi'ī, Muḥammad bin Idrīs, *Kitāb al-Umm* (Bayrūt-Lubnān: Dār al-Ma'ārifah, 1939), Jild 4: Ṣafḥah 163

23 مصری، محمد بن عبد اللہ، **شرح الزرکشی** (بیروت-لبنان : دارالکتب العلمیہ، 2002ء)، جلد5 : صفحہ 160

Miṣrī, Muḥammad bin 'Abdallāh, *Sharḥ al-Zarkashī* (Bayrūt-Lubnān: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 2002), Jild 5: Ṣafḥah 160

24 http://www.banuri.edu.pk 8Aug2023

25 دارمی، عبد اللہ بن عبد الرحمٰن، ابو محمد، **سنن دارمی**، مترجم محمد محی الدین جہانگیر (لاہور: شبیر برادرز، 2008ء)، کتاب النکاح، باب فی زوج و ابوین۔۔۔۔۔الخ، رقم الحدیث:2865

Dārimī, 'Abdallāh bin 'Abd al-Raḥmān, Abū Muḥammad, *Sunan Dārimī*, Mutarjim Muḥammad Muḥī al-Dīn Jahāngīr (Lahore: Shabīr Brothers, 2008), Kitāb al-Nikāḥ, Bāb fī Zawj wa Abawayn…al-Kh, Raqm al-Ḥadīth: 2865

26 دارمی، سنن دارمی، **کتاب الفرائض**، باب فی زوج و ابوین۔۔۔الخ، رقم الحدیث:2867

Dārimī, Sunan Dārimī, *Kitāb al-Farā'iḍ*, Bāb fī Zawj wa Abawayn…al-Kh, Raqm al-Ḥadīth: 2867

27 الزمر 9:39

Al-Zumar 39:9

28 البقرہ 177:2

Al-Baqarah 2:177

29 حضرت سلطان باھوؒ، **کلید التوحید کلاں** (لاہور: العارفین پبلی کیشنز، 1997ء)، صفحہ نمبر 171

Ḥadrat Sulṭān Bāḥū, *Kalīd al-Tawḥīd Kalan* (Lahore: Al-'Ārifīn Publications, 1997), Ṣafḥah 171

[30] قاری محمد طیب، **تعلیماتِ اسلام اور مسیحی اقوام** (لاہور: چوہدری پریس، 1997ء)، صفحہ نمبر 178

Qārī Muḥammad Ṭayyib, *Ta'līmāt-e-Islām aur Masīḥī Aqwām* (Lahore: Choudhry Press, 1997), Ṣafḥah 178

[31] النور 24:30

Al-Nūr 24:30

[32] منصور پوری، قاضی محمد سلیمان، **رحمۃ اللعالمین** (لاہور : مکتبہ رحمانیہ، س ن)، جلد 2 : صفحہ 129

Mansūr Purī, Qāḍī Muḥammad Sulaymān, *Raḥmat al-Lil-'Ālamīn* (Lahore: Maktabah Raḥmāniyyah, s.n.), Jild 2: Ṣafḥah 129

[33] ابو بکر سراج الدین، **حیات سرور کائنات محمد**، مترجم معین الدین قادری (لاہور : پروگریسیو بکس، 2016ء)، طبع 2، صفحہ 567

Abū Bakr Sirāj al-Dīn, *Ḥayāt Sarwar-e-Kā'ināt Muḥammad*, Mutarjim Mu'īn al-Dīn Qādrī (Lahore: Progressive Books, 2016), Ṭibā' 2, Ṣafḥah 567

[34] البقرہ 2 : 27

Al-Baqarah 2:27

[35] الرعد 13 : 25

Al-Ra'd 13:25

[36] بخاری، **صحیح بخاری**، کتاب الادب، **باب من وَصَلَ وَصَلَہ اللہ**، رقم الحدیث : 6504

Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Adab, Bāb Man Wasala Wasalahu Allāh, Raqm al-Ḥadīth: 6504

[37] صنعانی، عبد الرزاق بن ہمام، **المصنف عبد الرزاق**، مترجم محمد محی الدین جہانگیر (لاہور : شبیر برادرز، 2019ء)، باب صلۃ الرحم، جلد 7 : صفحہ 272، رقم الحدیث : 20235

Ṣan'ānī, 'Abd al-Razzāq bin Humām, *Al-Muṣannaf 'Abd al-Razzāq*, Mutarjim Muḥammad Muḥī al-Dīn Jahāngīr (Lahore: Shabīr Brothers, 2019), Bāb Ṣilāh al-Raḥim, Jild 7: Ṣafḥah 272, Raqm al-Ḥadīth: 20235

[38] بخاری، **صحیح بخاری**، کتاب الادب، **باب اِثم القاطِعِ**، رقم الحدیث : 6501

Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Adab, Bāb Ithm al-Qāṭi', Raqm al-Ḥadīth: 6501

[39] الاسراء 17 : 26

Al-Isrā' 17:26